نالۂ دل دادہ است اوراق لخت دل بباد - یادگار نالہ یک دیوان بے شیرازہ بود - شعر ذرا سے تغیر مین پورا فارسی بنگیا - میرزا صاحب پر فارسی بہت غالب ہے -

حضرت ناصح گر آوین دیدہ و دل فرش راہ
کوئی مجکو یہہ تو سمجہا دو کہ سمجہاینگے کیا

یعنے ہم اپنے کرتب اور اپنی عشق و عاشقی سے باز نہ آینگے اور اپنے کامون کو ترک نکرینگے لہذا حضرت ناصح کی فہمایش اور تفہیم بیجا اور غیر مفید ہے اور اُن کی فہمایش کچھہ موثر نہوگی - یہہ رندانہ شعر ہے اور مضمون یہہ ہے کہ ہم ناصح کی نصیحت کو نہین سنتے -

ترے وعدہ پر جئے ہم تو یہہ جان جھوٹ جانا
کہ خوشی سے مرنجاتے اگر اعتبار ہوتا

یعنے ایجان تیرے وعدہ پر ہم جئے تو وعدۂ مذکور کو جھوٹ جانکر جئے - اگر وعدۂ مذکور کا ہم کو اعتبار ہوتا تو ہرگز ہم نہ جیتے - مصرع ثانی مین کیا حرف استفہام محذوف ہے یعنے کیا خوشی سے مرنجاتے - یہہ استفہام انکاری ہے اور اوس کے معنے یہہ ہین کہ خوشی سے مرجاتے اور شادی مرگ ہوجاتے جانا یعنے ایجان اور یہہ الف ندائیہ ہے یہہ کا مشار الیہ وعدہ ہے دوسرے معنے یہہ ہین کہ یہہ کا مشار الیہ سالم جملہ ہے یعنے ترے وعدہ پر جئے ہم سالم جملہ مشار الیہ ہے - اور جان امر کا صیغہ ہے جاننے سے جان جھوٹ یعنے سچ نجاننا اور جھوٹ جاننا -